ترجمہ قرآن مجید
کنزالایمان
تفسیر
نورالعرفان
ترجمہ
امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
پیر بھائی کمپنی
38۔ اردو بازار لاہور

ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰۔ اردو بازار لاہور

(بقیہ صفحہ ۲۸۳) فرشتوں میں وہ فرشتے افضل ہیں جو بدر میں موجود تھے ۱۰۔ معلوم ہوا کہ فرشتوں کے ذریعہ جہاد میں مسلمانوں کو ثابت قدمی' دل کا اطمینان نصیب ہوتا ہے ایسے ہی حضور کے وسیلہ سے اللہ کی تمام نعمتیں ملتی ہیں۔ ۱۱۔ کہ وہ قدرتی طور پر مسلمانوں سے ڈریں گے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے فضل سے مومن کے دل میں کفار کا خوف نہیں آتا۔ بلکہ کفار کو مومن کی ہیبت ہوتی ہے' ایمان مومن کا بڑا ہتھیار ہے۔ ۱۲۔ اس میں مسلمانوں سے خطاب ہے کہ کفار کو جوڑوں پر مارو۔ اس آیت میں نبوت کے فن کا ثبوت ہے جس میں دشمن کے ہر جوڑ پر چوٹ مارنا سکھایا جاتا ہے۔ ۱۳۔ معلوم ہوا کہ جہاد میں مسلمانوں کو کافر پر اس لئے غصہ چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا دشمن ہے۔ اس وقت اپنی ذاتیات کو دخل نہ دیا جائے۔ غرضیکہ جہاد ملکی جنگ نہ ہو بلکہ دینی جنگ ہو۔ دنیاوی جنگ فساد ہے۔ دینی جنگ جہاد۔

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ

رسول سے مخالفت کرے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے یہ تو چکھو

فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اے ایمان والو جب کافروں کے لام سے تمہارا مقابلہ ہو

زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

تو انہیں پیٹھ نہ دو اور جو اس دن انہیں پیٹھ دے گا

دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ

مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو

فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ

تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ

اور کیا بری ہے جگہ پلٹنے کی تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ

اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لئے

الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے بے شک اللہ سنتا

عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

جانتا ہے یہ تو لو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا داؤں سست کرنے والا ہے

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا

اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ تم پر آچکا اور اگر باز آؤ تو

۱۔ یعنی بدر کی شکست کا عذاب' اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ کافر کے دنیاوی عذاب آخرت کے عذاب کو ہلکا نہ کریں گے وہ اس کے علاوہ ہوگا دوسرے یہ کہ دنیا کی سزا آخرت کے عذاب کے مقابل بہت تھوڑی ہے اس لئے اسے فرمایا گیا یہ چکھو ۲۔ لام اردو زبان میں بڑی بھاری فوج کو کہتے ہیں کافروں میں مشرکین' یہود' عیسائی سب داخل ہیں۔ یہ حکم کفار سے جنگ کا ہے مسلمانوں کی دنیاوی جنگ میں جو پیٹھ دکھائے اور صلح کرے' وہ ثواب کا مستحق ہے' بلکہ صلح کرانا بھی ثواب ہے ۳۔ یعنی بھاگنا تو بڑا گناہ ہے بھاگنے کے ارادے سے ان کی طرف پیٹھ بھی نہ پھیرو اگرچہ کفار زیادہ ہوں اور مسلمان تھوڑے' پھر بھی یہ حکم ہے آخری چیز قتل ہے جو مومن کے لئے شہادت ہے ۴۔ جہاد میں پیٹھ پھیرنے کی یہاں تین نوعیتیں بیان ہوئیں۔ جنگی چال کہ اولاً بھاگنا پھر اچانک پلٹ کر حملہ کرنا۔ مسلمان غازی اپنی فوج سے کٹ کر کافروں میں گھر گیا تھا' بھاگ کر اپنی فوج میں جا پہنچے' فرار ہو کر میدان جنگ چھوڑ دینا۔ پہلے دو محمود ہیں۔ تیسرا مردود۔ معلوم ہوا کہ جہاد سے بھاگنا گناہ کبیرہ ہے۔ اگر یہ بھاگنا سخت معذوری کی وجہ سے ہو تو اس کا اور حکم ہے۔ جنگ احد اور جنگ حنین میں جن صحابہ کے قدم اکھڑ گئے تھے' ان کی عام معافی کا اعلان ہو چکا رب نے فرمایا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اب جو کوئی ان پر اس وجہ سے زبان طعن دراز کرے وہ بے دین ہے۔ آدم علیہ السلام کی خطا کی معافی کا اعلان ہوا' اب ان پر طعن کرنا بے ایمانی ہے۔ گناہ کبیرہ قریباً ستر ہیں۔ ان میں سے جہاد سے بھاگ جانا بھی ہے (روح البیان) ۵۔ شان نزول۔ جب جنگ بدر سے مسلمان واپس ہوئے تو کوئی کہتا تھا میں نے فلاں کافر کو مارا۔ کوئی کہتا تھا کہ میں نے فلاں کافر کو قتل کیا۔ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جس میں فرمایا گیا کہ تم اس فتح و نصرت کو اپنی قوت بازو کا نتیجہ نہ سمجھو رب کی طرف سے جانو اور اس کا شکر کرو' مومن کی یہ ہی شان چاہیے ۶۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبوبوں کا فعل رب کا فعل ہوتا ہے اور مومن خدائی طاقت سے کام کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں میں رب کی طاقت ہوتی ہے ۷۔ یہاں نبی اور صحابہ کے کاموں میں فرق یہ ہے کہ صحابہ سے قتل کی بالکل نفی فرما دی مگر حضور کے مٹھی بھر خاک پھینکنے کی بالکل نفی نہ فرمائی۔ بلکہ اِذْ رَمَيْتَ فرما کر ثابت بھی رکھا۔ جنگ بدر میں حضور نے ایک مٹھی خاک شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فرما کر کفار کی طرف پھینکی جو تمام کافروں کی آنکھوں میں پڑ گئی۔ یہی واقعہ اس آیت میں بیان ہو رہا ہے۔ ۸۔ یعنی بدر کے تمام واقعات اس لئے ہوئے کہ مسلمانوں کو غنیمت' فتحمندی کا انعام دیا جائے۔ یہاں بلاء بمعنی انعام ہے۔ انعام بھی بڑا بھاری۔ کیونکہ

كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط

اپنے مال خرچ کرتے ہیں لے کہ اللہ کی راہ سے روکیں تو اب انہیں

فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ە

خرچ کریں گے پھر وہ ان پر پچھتاوا ہوں گے ۲ پھر مغلوب کر دیئے جائیں گے ۳

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ

اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف ہو گا ۴ اس لئے کہ اللہ

الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ

گندے کو ستھرے سے جدا فرما دے ۵ اور نجاستوں کو تلے اوپر رکھ کر

عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ط

سب ایک ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے ۶

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا

وہی نقصان پانے والے ہیں تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو

يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ج وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ

ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا ۷ اور اگر پھر وہی کریں تو

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

اگلوں کا دستور گزر چکا اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے ۸

وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ج فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا

اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے ۹ پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ ان کے

يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھریں تو جان لو کہ اللہ تمہارا

مَوْلٰىكُمْ ط نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار

ع ۹ ۱۸

۱۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کے مقابلے میں کفار کے لشکر پر' شان نزول۔ یہ آیت ان بارہ قریشیوں کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے بدر کے موقعہ پر تمام لشکر کفار کا خرچہ اپنے ذمہ لیا تھا۔ چنانچہ روزانہ دس اونٹ ذبح ہوتے تھے رب نے ان کے اس خرچ کو اسلام کے مقابلہ میں خرچ کرنا قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے دینی پھیلانے کے لئے رسالے' مدرسے وغیرہ پر خرچ کرنا' سب اس میں داخل ہیں۔ ۲۔ اس لئے کہ مال خرچ ہو گا اور کچھ کام نہ بنے گا۔ گویا خود یہ مال ہی ان کے لئے حسرت ہو گا۔ یہ کلام مبالغۃ" فرمایا گیا۔ ۳۔ اس میں غیبی خبر ہے کہ جنگ بدر میں کفار کو شکست ہو گی۔ یا اگرچہ کبھی ظاہری فتح کفار کو دے دی جاوے مگر انجام کار فتح مسلمانوں کی ہو گی۔ اور ایسا ہی ہوا ۴۔ معلوم ہوا کہ مومن گنہگار اگر دوزخ میں گئے بھی تو ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے۔ جمع ہو کر نہ جائیں گے۔ تا کہ رسوائی نہ ہو۔ جہنم کی طرف حشر اور اجتماع کفار کا عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بچائے گا۔ ۵۔ مسلمانوں کی کامیابی' کفر و اسلام' مومن و کافر میں چھانٹ کا ذریعہ ہے۔ ۶۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کے مقابلے میں کفار ایک ہیں عیسائی یہودی' ہندو اسلام کے مٹانے کے لئے ایک ہو جاتے ہیں۔ کفر نجاست ہے' ایمان طہارت ہے کفر تاریکی ہے۔ اسلام نور ہے۔ ہر کفر جھوٹ ہے' اسلام سچ ہے۔ لہٰذا وہ سب آپس میں مل سکتے ہیں۔ لیکن اسلام سے نہیں مل سکتے مگر اس کے باوجود انشاء اللہ غلبہ اسلام کو ہے۔ ۷۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کی برکت سے کافر کا کفر اور زمانہ کفر کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ حقوق العباد میں جو شرعی حق یا حق اللہ ضائع ہوا' وہ بھی معاف ہو جاتا ہے حقوق العباد معاف نہیں ہوتے۔ اگر مشرک کسی کا قرض مار کر مسلمان ہو جاوے تو قرض معاف نہ ہو گا ۸۔ معلوم ہوا کہ جہاد کا یہ مقصد نہیں کہ کفار کو جبرا" مسلمان بنایا جائے بلکہ مقصود یہ ہے کہ کفر کا زور ہے کیونکہ کفر مٹانے کے لئے جہاد نہیں ہوتا بلکہ کفر کا زور توڑ دیا جائے تا کہ اسلام کا راستہ صاف ہو جائے ۹۔ خیال رہے کہ یہاں فتنہ سے مراد خود کفر نہیں بلکہ کفر کا زور توڑنے کے لئے ہوتا ہے۔ دوسری جگہ رب فرماتا ہے حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ اس میں یہ ہی بتایا گیا ہے کیونکہ جب کفار نے جزیہ دینا منظور کر لیا تو ان کا زور ٹوٹ گیا۔ حضور فرماتے ہیں۔ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہاں حتیٰ کے معنی ہیں تاکہ' یعنی مجھے حکم دیا گیا کہ کفار سے جنگ کروں کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ یعنی جہاد میں مال کی نیت سے نہ جایئے۔ نیت اشاعت اسلام کی ہو' لہٰذا قرآن کی آیات اور آیت و حدیث میں تعارض نہ رہا۔ مقصد یہ ہے کہ دین خوب چمک جاوے اور کسی کافر کو مسلمان پر جبر کر کے اعمال صالح سے روکنے کی جرات نہ رہے۔ تلوار قرآن کا راستہ صاف کرنے کے لئے اور قرآن تلوار کو غلط چلانے سے روکنے کے لئے ۱۰۔ اس کی مدد کے ہوتے ہوئے تمہیں کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ اولیاء انبیاء کی مدد رب ہی کی مدد ہے۔